مستند کتاب کیوں نہ ہو اگر اس کے متعلق طلبہ پوچھ گچھ کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یا جب ان کو ایسے مسائل کی تحقیقات میں کہ موجودہ سماجی نظام یا رواج اور مختلف طرز حکومت اور مذہبی عقائد کہاں تک واجب اور صحیح ہیں مدد ملتی رہے، تب البتہ والدین اور اساتذہ یہ توقع کر سکتے ہیں کہ طلبہ کے دل و دماغ میں بیداری لا کر انھیں چاق و چوبند نقّاد اور نکتہ رس ہمیشہ کے لیے بنا سکیں گے۔

اگر نوجوان درحقیقت ہوش مند اور باخبر ہیں تو ان کے دل بے اطمینانی اور امید سے لب ریز ہوں گے، اور اگر ایسا نہ ہو تو ان کو قطعی بوڑھا اور مردہ دل سمجھ لینا چاہیے، بوڑھے تو دراصل وہی ہیں جن میں گو پیشتر بے اطمینانی کا مادّہ رہا ہو، مگر اس آنچ کو بجھا دینے میں کامیاب ہو کر اب آسائش اور تحفظ کے طریقے انھوں نے نکال لیے ہوں۔ ایسے لوگ اپنے اور اپنے خاندان کے ثبات کے لیے بڑے آرزو مند رہتے ہیں، اور نہایت شدومد سے اس کے خواہش مند رہتے ہیں کہ ان کے خیالات و جذبات میں، اور باہمی تعلقات اور نیز مال و متاع میں استحکام بنا رہے۔ اور جب کبھی ان کے دل میں کسی قسم کی بے چینی پیدا ہونے لگتی ہے تو ایسے جذبۂ اضطراب کی پریشانی سے جان بچانے کے لیے اپنی ذمہ داریوں یا اپنے کاروبار اور مشاغل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ نوجوانی کا زمانہ ہی وہ زمانہ ہوتا ہے جب کہ نہ صرف اپنے سے بلکہ تمام اسباب

گردوپیش سے بے اطمینانی رہا کرتی ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ ہر امر کو بلا تعصب واضح طور پر سوچیں، سمجھیں تا کہ اپنے باطن میں محتاج اور خوفزدہ نہ رہیں۔ آزادی کی آرزو کرۂ زمین کے اس حصے تک ہی محدود نہ رہنی چاہیے جو دنیا کے نقشے میں صرف اپنے ملک کا مخصوص رنگ رکھتا ہو، بلکہ بہ حیثیت ایک انسان کے ہر فرد کو اپنی ذات کے لیے آزادی کو جیتا جاگتا رکھنا چاہیے۔ گو بیرونی تعلقات میں ہم سب ایک دوسرے سے وابستہ ہیں، لیکن ایسی باہمی وابستگی میں کبھی تشدد اور بے رحمی کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم سچے دل سے اقتدار، منصب اور حکومت کی ہوس سے آزاد رہیں۔

جس بے اطمینانی سے ہم میں سے اکثر خائف رہتے ہیں، اس کو ہمیں پوری طرح سمجھ لینا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ بے اطمینانی سے ظاہراً ہل چل مچ جائے، لیکن اگر اس کا یہ اثر ہو، جیسا کہ ہونا چاہیے کہ خود شناسی ترک خودی اور بے نیازی حاصل ہو، تو ایسا اضطراب مستقل امن اور ایک نئے معاشرتی نظام کی تخلیق کرے گا۔ بے نیازی اور ترک خودی سے تو بے انتہا مسرت حاصل ہوتی ہے۔ بے اطمینانی حصول آزادی کا ذریعہ ہے، لیکن اگر بلا تعصب کے تحقیقات کی جائے تو ایسا جذباتی انتشار ہرگز نہ ہونا چاہیے، جو اکثر سیاسی اجتماع، نعرہ بازی، روحانی ہادی کی تلاش، یا مختلف قسم کی مذہبی بد عنوانیوں اور سرمستیوں کی شکل اختیار کر